تعلیم قرآن کا جامع اور صحیح طریقہ رائج کریں

تحریر: محمد بشیر، مدیر معهد اللغة العربية اسلام آباد

(۲)......پس چہ باید کرد؟

اسلامی مدارس کے ابتدائی سالوں میں جو طلبہ اور طالبات عربی زبان اور اسلامی تعلیم کے مختلف علوم وفنون پڑھتے ہیں انہیں کتاب اللہ کی تعلیم وتدریس جدید تعلیمی نظریات اور تجربات کے مطابق اور عالمی سطح پر مسلّمہ اور معیاری طریقۂ تدریس کے مطابق کی جائے۔ جس کا خاکہ ذیل میں دیا جارہا ہے، **والله الموفق والمستعان.**

اولاً: اس مضمون کا موجودہ عنوان 'ترجمہ قرآن کریم' بدل کر اسے تعلیم القرآن الکریم یا تدریس القرآن الکریم کا نام دیا جائے۔

ثانیاً: ان طلبہ اور طالبات کیلئے تدریس القرآن الکریم کے ہر سبق میں درج ذیل تین اجزاء یا حصے ہوں گے:

۱۔شرح الکلمات ۲۔ترجمۃ الآیات وشرحہا ۳۔المناقشۃ

۱-شرح الکلمات: معلم ہر سبق کے شروع میں اس کی مقررہ آیات کریمہ کے الفاظ اور تراکیب کی لغوی تشریح کو تختہ سیاہ پر لکھے تاکہ بچے اسے اپنی کاپیوں میں درج کریں۔ اس جزء کے تیس (۳۰) نمبر ہوں گے۔

۲-ترجمۃ الآیات وشرحہا: بعد ازاں معلم ان آیات کریمہ کا مقامی زبان میں ترجمہ کرے گا اور بچوں کے معیار کے مطابق ان کی تشریح کرے گا۔ اس ترجمہ کے پچیس (۲۵) نمبر اور تشریح کے پندرہ (۱۵) نمبر ہونگے۔ یوں اس جزء کے کل چالیس (۴۰) نمبر ہونگے۔

۳-المناقشۃ: آخر میں معلم ان آیات کریمہ کے جملوں اور مضمون پر زیر تعلیم بچوں کے معیار کے مطابق آسان عربی زبان میں سوالات تختہ سیاہ پر لکھے گا اور بچے ان سوالات کے عربی میں جواب دینے کی زبانی مشق کرینگے اور بعد میں ان سوالات اور ان کے جوابات کو اپنی کاپیوں میں لکھیں گے۔ اس جزء کے تیس (۳۰) نمبر ہوں گے۔

۱۔مجوزہ تبدیلیاں: ملکی درسگاہوں میں کتاب اللہ کی ایسی معیاری اور جامع تدریس کیلئے ہمیں اس کے

موجودہ طریقۂ تدریس میں درج ذیل دو بڑی تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔

ا۔ **قرآن کریم کے الفاظ کی لغوی تشریح کو بہتر اور منظم اسلوب میں پڑھایا جائے۔**

اس وقت ترجمہ قرآن کریم پڑھاتے ہوئے اکثر معلمین قرآنی الفاظ کی جو تشریح کرتے ہیں وہ بہت کم اور سرسری ہوتی ہے، اور وہ بھی اکثر زبانی بتادی جاتی ہے اور بچوں کو املا نہیں کرائی جاتی الا ما شاء اللہ۔ اسلئے اس سے زیر تعلیم بچوں کے ذہنوں میں لغوی معلومات کو راسخ کرنے میں چنداں مدد نہیں ملتی۔ یہ سلسلہ بہرحال کم سن بچوں کی تعلیم و تربیت میں بہت مفید ہے۔ اسلئے اسے زیادہ مؤثر اور منظم صورت دینے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کیلئے دو باتوں کو واضح اور متعین کرلیا جائے۔

۱۔ ان مطلوبہ لغوی معلومات کا دائرہ متعین کرلیا جائے۔

۲۔ اور پھر انہیں جماعت کے طلبہ کو پیش کرنے کا طریق کار واضح کردیا جائے۔

(ا) مطلوبہ لغوی معلومات:

ا۔ شروع میں صرف مشہور اور کثیر الاستعمال عربی افعال کا ماضی، مضارع، مصدر اور معنی بتائے جائیں۔

۲۔ اگر آیت کریمہ میں اسم مفرد استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی اور جمع بتائی جائے، اور جمع کی صورت میں اس کا معنی اور مفرد بتایا جائے، وغیرہ۔

جبکہ دو تین پارے پڑھنے کے بعد ان میں درج ذیل معلومات کا اضافہ کرلیا جائے:

ا۔ مشہور افعال کے صلات یعنی ان حروف جر کا بتایا جائے جو ان افعال کو متعدی بنانے کیلئے استعمال ہوتے ہیں، مثلاً قال کے بعد ل کا استعمال مثلاً **و اذ قال ربک للملائکة**، وغیرہ

۲۔ قرآن کریم میں مستعمل متضاد کلمات نیز مترادف کلمات بتائے جائیں۔

۳۔ اس مرحلے پر نسبتاً مشکل افعال اور اسماء کی تشریح بھی کی جائے۔

۴۔ لغت قرآن، صرف و نحو نیز علم بلاغت کی آسان اور عام فہم دیگر ایسی معلومات جنہیں معلم بچوں کے معیار کے مطابق مناسب تصور کرے، بھی لکھائی جائیں۔

(مزید راہنمائی اور نمونے کیلئے دیکھئے **دلیل قصص النبیین** جزء اول، دوم اور سوم)

(۲) طریق کار: ان لغوی معلومات کو بچوں کو اس طریقے پر پڑھایا جائے:

۱- معلم سبق پڑھانے سے قبل مقررہ آیات کے منتخب الفاظ کی تشریح تیار کر کے لائے۔

۲- اور وہ اسے درس کے شروع میں بچوں کے سامنے تختہ سیاہ پر لکھے۔

۳- اور بچے اسے آواز سے پڑھتے ہوئے یاد کریں اور اپنی کاپیوں میں لکھیں۔

۴- اور معلم اس امر کا اہتمام کرے کہ تمام بچے ان معلومات کو اپنی اپنی کاپیوں میں لکھیں۔

۲۔ عربی زبان کے استعمالات اور سوال و جواب کی مؤثر تربیت دی جائے۔

قرآن کریم کی عربی زبان نہایت آسان اور سلیس ہے۔اس کے الفاظ سہل اور عام فہم ہیں اور زیادہ تر چھوٹی چھوٹی ترکیبات اور مختصر جملے اور میٹھے میٹھے بول ہیں۔ پھر اہل زبان کے ہاں انتہائی معروف و مشہور محاورے اور استعمالات، اور اسلوب بیان اسقدر عام فہم کہ اوسط درجے کا قاری اسے بخوبی سمجھ لے۔اس کی اس خوبی کو خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمایا ہے﴿وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾ (سورۃ الشعراء، آیات ۱۹۲ تا ۱۹۵)۔ نیز فرمایا﴿وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ﴾ (سورۃ النحل، آیت ۱۰۳)۔

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہم عجمی مسلمان ہیں اور ہماری مادری اور قومی زبان عربی نہیں ہے۔اسلئے ہمارے بچے قرآن کریم کی عبارت کو براہ راست عربی میں نہیں سمجھ سکتے۔لیکن ہم اپنی اس کمزوری کے ازالے کی خاطر اپنے زیر تعلیم بچوں کو قرآن کریم کے ابتدائی فہم کیلئے (۱) اس کے الفاظ، ترکیبوں، اور مشہور محاوروں اور استعمالات کی مناسب تشریح اور معنی یاد کراتے ہیں۔ نیز (۲) انہیں اس کی آیات کریمہ کا پورا ترجمہ پڑھاتے ہیں۔ تو اب ان کیلئے کتاب اللہ کے ابتدائی فہم و مطالعہ کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔ پھر (۳) اس حقیقت کو مدنظر رکھیں کہ وہ ایک دینی درسگاہ کے طلبہ اور طالبات ہیں اور ابتدائی عربی زبان (نثر و نظم) کے کئی اسباق نیز علم صرف، علم نحو اور دوسرے کئی ایسے مضامین کو پڑھ رہے ہیں جو عربی زبان کے فہم اور استعمال میں معاون اور خادم ہیں۔ اسلئے اب وہ قرآن کریم کے اسباق میں ابتدائی سطح کی آسان عربی زبان میں سوال و جواب اور دیگر ایسی مشقوں کو حل کرنے کی اچھی قدرت رکھتے ہیں، جو ان کی مزید علمی اور لسانی ترقی میں معاون بنیں گی۔ اسلئے اس مرحلے پر معلم قرآن کریم کی آیات کریمہ کے مضمون اور جملوں پر آسان عربی میں سوالات تیار کرے اور انہیں تختہ سیاہ پر لکھے۔ بچے انہیں سمجھیں اور

پھر عربی میں ان کے جوابات بولیں۔ جہاں ضرورت ہو معلم ان کی مدد کرے۔ بعد میں بچے سوال وجواب کی ایسی مشقوں کو اپنی کاپیوں میں لکھیں گے اور معلم ان کی تصحیح کرے گا۔ جبکہ اس کورس کے تیسرے اور چوتھے سال میں طلبہ سبق کی مقررہ آیات کا عربی زبان میں مختصر خلاصہ بھی پیش کیا کریں گے۔

۲-سورہ فاتحہ کی تدریس کی مثال: اب میں اپنی معروضات کو مزید واضح کرنے کیلئے اس مجوزہ تدریسی خاکے کے مطابق سورہ فاتحہ کی تدریس کی مثال پیش کرتا ہوں۔

ا-شرح الکلمات: معلم سبق کے شروع میں سورہ فاتحہ کے الفاظ کی درج ذیل تشریح کو تختہ سیاہ پر لکھے گا جسے طلبہ آواز سے پڑھتے ہوئے اپنی کاپیوں میں لکھیں گے۔

أعوذ میں پناہ مانگتا ہوں	عاذ یعوذ عوذا وعیاذا پناہ مانگنا
باللہ اللہ کی	مِنْ سے
الشیطان الرجیم راندہ ہوا شیطان	بسم نام سے (اصل میں باِسم تھا)
الرحمن بہت زیادہ رحم کرنے والا	الذی یرحم کل شيء.
الرحیم سدا رحم کرنے والا	الذی یرحم دائما وأبدا.
الحمد سب تعریفیں	حمِد یَحمَد حمدا تعریف کرنا
رب پروردگار ج أرباب	العالَمین جہانوں م عالَم
یوم دن ج أیّام	الدِّین بدلہ
إیاک صرف تیری ہی	نعبُد ہم عبادت کرتے ہیں
عبَد یعبُد عبادۃ عبادت کرنا	نستعینُ ہم مدد مانگتے ہیں
استعان یستعین استعانۃ مدد مانگنا	اھدنا آپ ہماری راہنمائی کریں ھَدی یَھدِی ھُدًی راہنمائی کرنا
الصراط المستقیم سیدھی راہ	وھو سبیل الأنبیاء والمرسلین
أنعمتَ علیھم جن پر تو نے انعام کیا	أنعمَ یُنعم إنعاما انعام کرنا
غیر وہ لوگ نہیں	المغضوب علیھم جن پر غضب ہوا

الضالین گمراہ لوگ آمین قبول فرما

۲-ترجمة الآیات: پھر معلم جماعت کو اپنی مقامی زبان میں ترجمہ پڑھائے گا اور زیر تعلیم بچوں کے معیار کے مطابق اس کی تشریح کرے گا۔

۳-المناقشة:

التمرین الأول: اب تیسرے مرحلے پر معلم تختہ سیاہ پر سورہ فاتحہ کے بارے میں عربی میں درج ذیل سوالات لکھے گا جنہیں طلبہ آواز سے پڑھتے ہوئے اپنی کاپیوں میں درج کرینگے:

۱- لمن الحمد؟ (الحمد لِلّٰه)	۲- من رب العالمین؟
۳- من رب الإنسان؟	۴- من رب الحیوان؟
۵- من رب السماوات؟	۶- من رب الأرض؟
۷- من الرحمن؟	۸- من الذی یرحم کل شيء؟
۹- من الرحیم؟	۱۰- من الذی یرحم دائما وأبدا؟
۱۱- من نعبد؟	۱۲- من نستعین؟
۱۳- من یهدینا الصراط المستقیم؟	۱۴- من یجیب دعاءنا؟

سوالات کی تحریر سے فراغت کے بعد معلم جماعت کو ان کے عربی میں جواب دینے کی مشق کرائے گا اور حسب ضرورت ان کی مدد بھی کرے گا۔ بعد میں بچے سوال وجواب کی اس مشق کو اپنی کاپیوں میں حل کر کے لائیں گے جنہیں معلم چیک کر کے ضروری تصحیح کرے گا۔

التمرین الثاني: اب معلم طلبہ سے کہے کہ وہ اپنی کاپیوں میں الحمد للّٰہ کی طرح کے عربی میں دس جملے لکھیں، مثلاً

۱- الحمد لِلّٰه ۲- التحیات لِلّٰه ۳- الشکر لِلّٰه ۴- الأرض لِلّٰه وغیرہ۔

معلم کیلئے مزید مشق: اگر معلم چاہے اور وقت کی گنجائش موجود ہو تو طلبہ کو کہے کہ وہ اوپر کی مشق میں اپنے تمام عربی جملوں کے ترتیب وار سوالات بنائیں اور ان کے سامنے جوابات لکھیں، مثلاً

۱- لمن الحمد؟ ۲- لمن التحیات؟ وغیرہ

خلاصہ: آپ دیکھ رہے ہیں کہ الحمد للہ ان آسان مشقوں کو حل کرتے ہوئے بچے قرآنی عربی زبان کے پچاس ساٹھ جملے بآسانی لکھ بول رہے ہیں۔

۳- بحث کے نتائج:

۱- اس وقت اسلامی مدارس میں تعلیم قرآن کریم کا مروجہ طریقۂ تدریس (ترجمہ قرآن کریم) اسکی تعلیم وتدریس کے صرف چالیس فیصد (40%) مقاصد کو پورا کر رہا ہے جبکہ ساٹھ فیصد (60%) بنیادی مقاصد کو نظر انداز کرتا ہے، اس بنا پر ہمارے طلبہ اور طالبات کی تعلیم وتربیت کے کئی اہم گوشے تشنہ رہ جاتے ہیں۔

۲- قرآن کریم کی عربی زبان اور اسلوب بیان نہایت آسان اور پر کشش ہونے کے باوجود ہمارا طریقۂ تدریس اور معلمین زیر تعلیم بچوں کو ان کے عملی استعمال اور لکھنے بولنے کی تربیت نہیں دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اپنی نوعمری میں اس نقص سے برا اثر لیتے ہوئے جمود کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۳- اپنے طلبہ اور طالبات کی بہتر اور معیاری تعلیم وتربیت کیلئے اس ناقص طریقۂ تدریس کی فوری اصلاح کرتے ہوئے اسے جدید تعلیمی تجربات اور تحقیق کے مطابق از سر نو ترتیب دینا ضروری ہے۔

۴- اگر ہم اپنی درسگاہوں کے اس طریقۂ تدریس کی مناسب اصلاح اور ترقی کا اہتمام کرلیں تو ان کے طلبہ اور طالبات کی علمی صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ان درسگاہوں کا مقام اور وقار بڑھے گا۔

۵- اور ان کے فضلاء کیلئے اندرون وبیرون ملک مختلف میدانوں میں کام اور ترقی کے وسیع اور اچھے مواقع میسر ہوں گے، اور وہ چھ یا آٹھ سالہ تعلیمی کورس مکمل کرنے کے بعد نہیں، بلکہ صرف تین سالہ کورس کرنے کے بعد عربی زبان اور اسلامیات کے اچھے معلم بنیں گے، نیز وہ اعلیٰ تعلیم کیلئے عرب دنیا کی کسی یونیورسٹی میں داخلے کے اہل ہونگے، ان شاء اللہ تعالیٰ. وهو الموفق والمستعان۔

۴- تقاضے اور ضروریات: كما لا يخفى على السادة العلماء والمدرسين قرآن کریم کی تعلیم وتدریس کو ترقی دینے کی اس تجویز پر اگر صدق دل اور محنت سے عمل کیا گیا تو یہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری عظیم اسلامی درسگاہوں کے نصاب تعلیم، طریقۂ تدریس اور مجموعی ماحول میں ایک مثبت اور تعمیری انقلاب کا ذریعہ بنے گی، اور ان کے اسلامی اور ملی کردار اور عظمت میں اضافہ ہوگا۔ اسلئے محترم علماء اور مدرسین کو کتاب اللہ اور دوسرے

کسب فیض کیا ہے۔البتہ اس تجویز کے مناسب اور مؤثر نفاذ کیلئے دو چیزوں کی فوری ضرورت ہوگی:

(۱) قرآن کریم کی ایسی تدریس میں معلمین اور طلبہ وطالبات کی راہنمائی اور مدد کیلئے مناسب **دلیل یا مرشد المعلم** (teacher's guide) کی تیاری۔ **الحمد لِلّٰہ، معھد اللغة العربية** میں اس کی تیاری اور تصنیف کئی سال سے جاری ہے۔

(۲) قرآن کریم کی اس نہج پر تعلیم وتدریس کی راہنمائی کیلئے معلمین اور معلمات کو کم از کم دو ہفتے کی تعلیمی تربیت دی جائے۔ یہ عملی تربیت وفاق کی سطح پر دی جاسکتی ہے۔ **وفاق المدارس السلفية** نے گذشتہ ماہ فیصل آباد میں ۱۵۰ معلمین اور معلمات کی تربیت کا پہلا کورس مکمل کراتے ہوئے اس میدان میں پہل کردی ہے۔ان عظیم مقاصد کی تکمیل کیلئے ایسے تربیتی کورسز کے انعقاد سے ہماری درسگاہوں کی بہتر تعمیر وترقی کے راستے کھلیں گے اور ان کے فضلاء کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر زیادہ پذیرائی حاصل ہوگی۔ ان کورسز کے انعقاد کیلئے موجودہ حکومت اور **جامعة الدول العربية** (عرب لیگ) سے مناسب مالی اور فنی امداد لی جاسکتی ہے،**ان شاء اللہ تعالیٰ**۔

اے۔بی سوئنگ سنٹر مین بازار جہلم کا افتتاح

سیٹھی عبدالرحمٰن بن سیٹھی عبدالرشید پیانہ مرحوم نے اے۔بی سوئنگ سنٹر کے نام سے اپنی نئی دکان شروع کی جس کا افتتاح مورخہ 27 نومبر بروز جمعرات کو رئیس الجامعہ نے کیا جس میں بڑی تعداد میں کاروباری حضرات نے شرکت کی، اس موقع پر رئیس الجامعہ نے اسلامی تجارت کے اصول کے موضوع پر مختصر خطاب کیا اور آخر میں کاروبار میں کامیابی کی دعا فرمائی۔

سٹی سنٹر سوہاوہ ضلع جہلم کا افتتاح

جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ کے صدر شیخ محمد عمر اور ان کے صاحبزادگان حافظ محمد زبیر برادران نے مین بازار سوہاوہ میں سٹی سنٹر کے نام سے مورخہ 2 دسمبر بروز منگل اپنی نئی دکان کا آغاز کیا۔جس کا افتتاح جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ کے خطیب مولانا قطب شاہ نے کیا اس موقع پر مولانا نے مختصر درس کے بعد دعا کی۔

مولانا احمد علی کو صدمہ

مولانا احمد علی نائب شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ کی بھاوج مورخہ 6 جنوری بروز منگل اوکاڑہ میں وفات پاگئیں۔**انا للہ وانا الیہ راجعون**۔مرحومہ کی نماز جنازہ قاری مہتاب الرحمٰن نے پڑھائی۔جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ نے مولانا سے تعزیت کی اور مرحومہ کی بلندئ درجات کیلئے دعا کی۔

شیخ محمد ادریس گوالیاری برادران اور حاجی محمد طاہر کو صدمہ

مقامی جماعت کے بزرگ ترین ساتھی اور جامعہ کے مخلص ترین معاون جناب شیخ محمد یونس گوالیاری مورخہ 16 دسمبر بروز منگل کو وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم جماعتی ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی نیک اور بااخلاق شخص تھے۔مرحوم شیخ محمد ادریس گوالیاری، محمد الیاس گوالیاری اور محمد یوسف گوالیاری مرحوم (سابق صدر اہل حدیث یوتھ فورس ضلع جہلم) کے والد اور حاجی محمد طاہر کے سسر تھے۔مرحوم کی نماز جنازہ مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق نے پڑھائی۔